مسلم پرسنل لاء بورڈ کی ''دین ودستور بچاؤ تحریک ''اہم ضرورت

ہندوستانی مسلمانوں کا دین اور ملک کا سیکولر دستور دشمنان ملک وملت کے نشانے پر

ڈاکٹر صباح اسماعیل ندوی

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ہندوستانی مسلمانوں کا ایک ایسا نمائندہ ادارہ ہے جس کی ضرورت ،اہمیت اور افادیت کا احساس واعتراف ہر باشعور مسلمان کو ہے۔ جہاں تک بات نمائندہ مسلم تنظیموں کی ہے تو ہر شہر، ہر قصبہ میں کئی ادارے ایسے ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ وہی مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہے، اگر ریاستی اور ملکی سطح پر جائزہ لیا جائے تو بلا مبالغہ سینکڑوں تنظیمیں ایسی نظر آئیں گی جو خود کو کسی بھی تنظیم سے چھوٹی سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوں گی۔ اتحاد امت کا دعویٰ چاروں طرف سے سنائی دے گا مگر عملی اتحاد کی کوئی صورت کہیں دکھائی نہیں دے گی، یہ ہماری بدقسمتی کا ایسا سچا سانحہ ہے جس پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ آج ہندوستانی مسلمان صرف مسلکی اور گروہی تفرقوں کا شکار نہیں ہیں بلکہ ہر جماعت اندرونی انتشار وخلفشار سے دوچار ہے مگر حیرت انگیز طور پر ایک نعمت غیر مترقبہ کی شکل میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ہندوستانی مسلمانوں کا ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جسے ہر طبقہ اور ہر جماعت کا اعتبار حاصل ہے۔ اس بورڈ میں ہر طبقہ اور حصہ سے مسلمانوں کو نمائندگی دی گئی ہے اسی لئے جب یہ بورڈ کوئی قدم اٹھاتا ہے تو پورے ملک میں اس کی پذیرائی ہوتی ہے۔ اگر کوئی اس کی حمایت میں کھڑا نہ بھی ہو تو کوئی اس کی مخالفت میں کھڑا ہونے کی بات ہرگز نہیں کرتا۔ اس بورڈ کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب، ناظم اعلیٰ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ ہیں جبکہ اس کے جنرل سکریٹری امارت شرعیہ پٹنہ کے مولانا سید محمد نظام الدین صاحب ہیں۔ گزشتہ دنوں خانقاہ رحمانی کے سربراہ اعلیٰ مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب کو بورڈ کا کارگزار جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ایک تجربہ کار، دیندار اور متحرک وفعال قائد ہیں اور ان کی رہنمائی میں بورڈ مزید متحرک ہو کر سامنے آیا ہے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا قیام ۱۹۷۳ میں اس وقت عمل میں آیا جب حکومتی سطح سے شرعی قوانین کو بے اثر کرنے کے لیے قانون سازی کی کوشش کی گئی اور ملک میں یونیفارم سول کوڈ لاگو کرنے کے لیے عملی قدم اٹھایا گیا۔ اس وقت تمام ہندوستانی مسلمانوں نے متحد ہو کر اس کا مقابلہ کرنے کی قسم کھائی اور ایک ایسا بورڈ قائم کیا گیا جس میں ہندوستانی مسلمانوں کے تمام مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے سرکردہ افراد کو نمائندگی دی گئی، یہ ایک مستحسن قدم تھا جو آزادی کے بعد ہندوستانی مسلمانوں نے اٹھایا تھا اور اسی کی برکت سے آج تک ہندوستانی مسلمانوں کا عائلی قانون ابھی تک محفوظ اور سلامت ہے۔

ہندوستانی مسلمانوں کی خوش نصیبی یہ ہے کہ وہ ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جس کا سیکولر قانون ان کو مکمل مذہبی آزادی فراہم کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس ملک کے مسلمان پوری شان سے اس ملک میں رہتے ہیں اور ملک کا دستور ان کو ہر طرح کا تحفظ دیتا ہے۔اسی کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس ملک کے غیر مسلموں کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جسے ملک میں مسلمانوں کی مذہبی آزادی ایک آنکھ نہیں بھاتی ہے۔ان کا یہ کہنا ہے کہ آزادی کے وقت مسلمانوں نے پاکستان کی شکل میں اپنا حصہ حاصل کرلیا ہے۔ ہندوستان ہندوؤں کا ملک ہے اور نہ صرف ہندوستان کی ہر نعمت پر صرف ہندوؤں کا حق ہے بلکہ اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو یہاں جو بھی آزادی دی گئی ہے اسے ان سے چھین کر ان کو بدترین زندگی گزارنے پر مجبور کردیا جائے یا وہ یہاں سے ہجرت کرکے پاکستان، بنگلہ دیش یا اور کسی مسلم ملک کی طرف چلے جائیں۔

مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز مہم چلانے میں سب سے آگے آر ایس ایس رہی ہے۔ یہ آزاد ہندوستان کے قیام کے پہلے سے مسلم مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہے۔آر ایس ایس کی شاخیں اور ذیلی تنظیمیں ملک بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ان لوگوں کا ماننا ہے کہ ہندوستان ہندو راشٹر ہے اور ہر ہندوستانی کو پہلے ہندو بننا ہوگا اس کے بعد اس کو کوئی آزادی حاصل ہو سکے گی۔

ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ آر ایس ایس کی سیاسی جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی واضح اکثریت کے ساتھ ایوان حکومت پر براجمان ہوئی ہے۔ ہندو احیا پرستوں اور فسطائی طاقتوں کے اچھے دن آ گئے ہیں۔قدرت کی جانب سے حاصل ہونے والے اس نادر موقع کو وہ کسی بھی صورت میں گنوانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔بھگوا جماعتوں کے وہ سارے ایجنڈے جو کبھی خفیہ ہوا کرتے تھے اب وہ اس پر علی الاعلان عمل کرنے میں مصروف ہیں۔اس کام کے لیے وہ ہر ممکن راستہ اختیار کر رہے ہیں اور ہر قسم کے سیاسی و غیر سیاسی ہتھکنڈے اپنا کر اپنا مطلب حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ہندوستانی مسلمانوں کا معاملہ یہ ہے کہ ان کو اپنا ملک بھی عزیز ہے اور اپنا مذہب بھی، ملک سے محبت اور اس سے وفاداری ان کے ایمان کا حصہ ہے۔اسی کے ساتھ وہ اپنے مذہب کو اتنا عزیز رکھتے ہیں کہ وہ اس کے کسی معمولی حصے سے بھی دستبردار ہونے کا تصور نہیں کر سکتے۔ جب ہندوستانی مسلمانوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اس ملک سے محبت نہیں کرتے یا ان کو پاکستان چلے جانا چاہئے تو یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ ہندوستانی مسلمان پچھلی چند نسلوں سے ہندوستانی نہیں ہیں، وہ ہزاروں سال سے اس ملک میں رہتے ہیں، اگر پچاس ساٹھ نسل پیچھے تک ان کو دیکھا جائے تو وہ اس سے بھی پہلے سے ہندوستانی ہیں۔ایسے میں جب کوئی بھگوا ذہنیت والا آدمی ان سے یہ کہتا ہے کہ تمہارے ہندوستانی ہونے میں شک ہے تو ان کو خود اس شخص کے ہندوستانی ہونے میں شک محسوس ہونے لگتا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی قومیت کو تبدیل کرنے کا خواب دیکھنے والے لوگ ایک ایسا سپنا دیکھ رہے ہیں جس کا زمینی حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہندوستانی مسلمان نہ باہر سے آئے ہیں نہ باہر جائیں گے، مگر یہ سچ ہے کہ فرقہ پرست طاقتیں چاہتی ہیں کہ ہندوستان کی سرزمین کو مسلمانانِ ہند پر تنگ کردیا جائے اور اس کے لیے وہ اعلانیہ اقدامات کر رہی ہیں بلکہ دن دہاڑے اس کو نافذ کرنے کے لیے ملک کے دستور میں ترمیم کی کوشش بھی کر رہی ہیں۔

جو لوگ اقوام عالم کی تاریخ جانتے ہیں اور پوری دنیا میں بسنے والے انسانوں کے احوال سے واقف ہیں ان کو معلوم ہے کہ ہندوستانی مسلمان اپنے مذہب کے تئیں دوسروں سے کہیں زیادہ سنجیدہ اور وفادار ہیں۔ مذہب پسندی، اسلام دوستی اور اسلامی قوانین کی پاسداری

میں ہندوستانی مسلمان دنیا کے دیگر حصوں کے مسلمانوں سے بہت زیادہ آگے ہیں۔ پاکستان، بنگلہ دیش، ملیشیا، انڈونیشیا ہی نہیں عراق وایران اور مصر وسعودی عرب کے مسلمان بھی ہندوستانی مسلمانوں کی اسلام پسندی کو حیرت واستعجاب اور رشک وستائش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایسے میں جب کوئی ہندوستانی مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھلواڑ کی کوشش کرتا ہے، ان کی مذہبی آزادی پر پابندی لگانے کی بات کرتا ہے اور ان پر وہ اعمال مسلط کرنے کی کوشش کرتا ہے جن سے کفر وشرک کی بو آتی ہے تو وہ ان کے لیے نا قابل قبول ہی نہیں نا قابل برداشت بھی ہو جاتا ہے۔

بھارتیہ جنتا پارٹی جب سے برسر اقتدار آئی ہے وہ لگاتار ایسی کوششوں میں مصروف ہے جو ہندوستانی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچاتی ہیں۔ سرسوتی وندنا اور سوریہ نمسکار جیسے احکامات ہندوستانی مسلمانوں پر بجلی بن کر گر رہے ہیں۔ کہا جاسکتا ہے کہ فرقہ پرست جماعتوں کی یہ کوشش ملک میں انتشار وانارکی کو فروغ دینے، ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچانے اور اس کے امن وامان میں خلل ڈال کر اس کو تباہی اور نقصان میں دھکیلنے کے برابر ہے۔ جو لوگ یہ خواب دیکھ رہے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو یہاں سے نکال دیں گے یا مسلمانوں کو ان کے دین سے دستبردار ہو کر جینے پر مجبور کر دیں گے وہ نہ صرف احمقانہ عمل میں مصروف ہیں بلکہ جانے انجانے اس ملک کے امن پسند باشندوں کو مصیبتوں میں گرفتار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مصائب وآفات کے ان لمحات میں ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندہ جماعت آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے دانشمندانہ قدم اٹھاتے ہوئے ''دین ودستور بچاؤ تحریک'' کا اعلان کیا ہے۔

اس وقت ہندوستانی مسلمانوں کے دین کو بھی خراب کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور ان کے خوبصورت جمہوری ملک ہندوستان کے سیکولر دستور کا بھی جنازہ نکالنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں اس لیے بورڈ نے ایک ایسی مہم کا آغاز کیا ہے جس کے ذریعہ مسلمانوں کو بھی ہوشیار کیا جائے گا اور ملک عزیز کے امن پسند انسانوں کو بھی خبردار کیا جائے گا۔ یہاں بات مسلمانوں کی نہیں تمام ہندوستانیوں کی ہے جب مصیبت کی بجلی مسلمانوں پر گرے گی تو اس سے دوسرے لوگ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔ ہم یہاں ہندو مسلم، سکھ عیسائی، آپس میں ہیں سب بھائی بھائی کا نعرہ لگاتے ہیں اس لیے جب ایک بھائی مصیبتوں میں گرفتار ہوگا تو دوسرے بھائی بھی چین کی نیند نہیں سو سکیں گے، وہ بھی پریشانیوں کے شکار ہو جائیں گے۔

یہ مہم وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تمام مسلمانوں کو اپنے اندرونی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اس مہم میں شریک ہونے کی ضرورت ہے بلکہ تمام امن پسند اور غیر جانبدار ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کو بھی اس میں شامل ہونے کی ضرورت ہے تاکہ شر پسند طاقتوں کو لگام دیا جاسکے اور ملک کو تباہی کے راستے میں جانے سے محفوظ رکھا جاسکے۔